اسلام کیا ہے؟......

محمد عابد قصوری

﴿ان الدین عند اللہ الاسلام﴾

(سورۃ آل عمران:۱۹)

اللہ رب العزت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کائنات میں اپنا آخری رسول بنا کر مبعوث کیا اور کائنات کی رشد و ہدایت کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات اور نظامِ زندگی عطا کیا۔ امام کائنات علیہ السلام نے دنیا والوں کے سامنے جو ضابطہ و نظام پیش کیا' اللہ تعالیٰ نے اسے ﴿ان الدین عند اللہ الاسلام﴾ سے تعبیر فرمایا۔

اے لوگو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کائنات میں تشریف لے آنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اگر کوئی نظام قابل قبول ہے' تو وہ صرف اسلام ہے۔

اسلام کسے کہتے ہیں......؟

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی لفظی ترجمہ ہے "فرمانبرداری کرنا"۔ اس لیے اسلام لانے والے کو مسلم کہا جاتا ہے۔ ایک روایت ہے:

﴿عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلونی فھابوہ ان یسئلوہ﴾

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے دین کی باتیں پوچھو' لیکن لوگوں کے اندر ادب و تعظیم کی وجہ سے اس درجہ ہیبت بیٹھ گئی تھی کہ عام طور پر پوچھتے نہیں تھے اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش ہوتی کہ باہر سے پوچھنے والا آئے اور پوچھے تاکہ وہ بھی آپ کے ارشادات سے مستفید ہوں۔

﴿فجاء رجل فجلس عند رکبتیہ﴾

چنانچہ ایک آدمی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھ گیا

﴿فقال یا رسول اللہ ما الاسلام. قال ان لا تشرک باللہ شیئا و تقیم الصلوۃ و توتی الزکوۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا﴾

اسلام پانچ چیزوں کا نام ہے۔ (۱) اللہ کی واحدانیت کو تسلیم کرنا۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) رمضان کے روزے رکھنا۔ (۴) زکوۃ دینا۔ (۵) اگر استطاعت ہو تو حج کرنا۔

آپ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا' نماز قائم کرنا اور اللہ کی راہ میں مال کو خرچ کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو۔

﴿قال صدقت یا رسول اللہ﴾

آپ کا جواب سن کر اس نے پوچھا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے پوچھا ﴿ما الایمان......؟﴾ "اے اللہ کے رسول ایمان کیا ہے......؟"

﴿قال ان تومن باللہ وملائکۃ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخرو بالقدر خیرہ و شرہ﴾

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو ماننا' ملائکہ کو ماننا' اُس کی کتابوں کو ماننا' اس کے رسولوں کو ماننا' مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا اور اس بات پر ایمان لانا کہ جو کچھ اس دنیا میں ہوتا ہے' خدا کی مشیت اور اس کے فیصلے کے تحت ہوتا ہے۔

﴿قال صدقت یا رسول اللہ﴾

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور آپ سے تیسری بات پوچھی ﴿ما الاحسان......؟﴾ "کہ احسان کیا ہے......؟"

﴿قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک﴾

آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے یعنی اگر آپ سے ایسا تصور پیدا نہیں ہوتا تو ایسا تصور پیدا کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

﴿قال صدقت یا رسول اللہ متی تقوم الساعۃ......؟﴾ اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی......؟

﴿قال ما المسئول عنھا باعلم من السائل و ساحدثک عن اشراطھا﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح تم اس سے ناواقف ہو' اسی طرح میں بھی اس کے مقررہ وقت سے ناواقف ہوں۔ البتہ میں تمہیں اس کے آنے کی علامتیں بتا سکتا ہوں۔

﴿اذا رایت المراۃ ان تلدربتھا فذاک من اشراطھا﴾

جب تم دیکھو کہ عورت اپنے مالک کی ماں بن گئی ہے تو سمجھ لو (کہ قیامت قریب ہے) یہ اس کی علامت ہے۔

﴿واذا رایت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فذاک من اشراطھا﴾

اور جب تم دیکھو کہ ننگے پاؤں چلنے والے اور ننگے جسم رکھنے والے جو بہرے اور گونگے ہیں' ان کے ہاتھ

میں زمین کا اقتدار آ گیا ہے تو یہ بھی قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔

﴿واذا رایت رعاء البھم یتطاولون فی البنیان فذلک من اشراطھا﴾

اور جب تم مویشیوں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ بلند و بالا عمارتیں بنواتے ہیں اور ایک دوسرے کا مقابلہ کر رہے ہوں تو یہ بھی قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔

ایمان اور اسلام

ایمان کے لغوی معنی یقین اور اعتماد کے ہیں۔ اسلام کے معنی اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دینے کے ہیں اور احسان کے معنی کسی کام کو عمدگی اور سلیقے سے کرنے کے ہیں۔ تیسرے سوال کا منشا یہ ہے کہ کوئی آدمی اللہ کا بہتر اور متقی بندہ کس طرح بن سکتا ہے.....؟

اس کا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیا کہ حسن عمل اور حسن نیت کی دولت نہیں مل سکتی، مگر اس صورت میں کہ آدمی پر عبادت کے وقت یہ تصور چھایا رہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، خدا کے سامنے موجود ہے، یا پھر یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ تو بہر حال اسے دیکھ رہا ہے۔ خلاصہ یہ رہا کہ یا تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جانے یا اللہ تعالیٰ کا اپنے پاس موجود ہونے کا یقین حاصل ہو اس کے بغیر کسی نیک کام میں حسن نہیں پیدا ہو سکتا۔

اسلام کا مفہوم

اسلام کا مفہوم یہ ہے کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کا پورے طور پر فرمانبردار بن جائے اور یہ کہ مسلمان تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے محفوظ رہے اور دوسرے معبودوں سے دست کش ہو جاؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

تمنا ہے یہی کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
سب پرچموں سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نام ہے۔ ایک اللہ کو ماننا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا' یہ اس کے بنیادی اجزاء ہیں کیونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی تعلیم ایک مکمل طریقہ حیات ہے اور قرآن کریم ایک جامع اور مکمل کتاب ہدایت ہے۔ اسلامی زندگی محض چند عقائد یا کچھ رسمی عبادات کی ادائیگی کا نام نہیں' بلکہ اپنے تمام فکر و عمل کو اللہ کی کتاب اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈھانچہ میں ڈھالنا اسلامی زندگی ہے۔

حیات انسانی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں احکام موجود نہ ہوں۔ اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا' کھانا پینا' ملنا جلنا' مرنا جینا غرضیکہ زندگی کے تمام معمولات میں روشنی اور ہدایت موجود ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

مومن کی خوش اخلاقی

﴿المومن الھین اللین کالجمل الانف ان قید انقاد وان سیق انساق وان انیخ علی حضرۃ استناخ﴾ (الحدیث)

یعنی مومن نرمی میں اس اونٹ کی طرح ہے' جس کی ناک میں نکیل پڑی ہے اور اس کا دوسرا سرا کسی اور کے ہاتھ میں ہو جو اپنی مرضی سے نہ چل سکتا ہے نہ رک سکتا ہے' نہ اٹھ سکتا ہے' نہ بیٹھ سکتا ہے۔ نہ حرکت کر سکتا ہے نہ سکون پذیر ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ اونٹ تبھی حرکت میں آتا ہے جب نکیل تھامنے والا اسے حرکت میں لاتا ہے۔ اس وقت بیٹھتا ہے جب مہار تھامنے والا اسے بیٹھنے کو کہتا ہے۔ اسی وقت اٹھتا ہے جب اٹھانے والا اس کو اٹھاتا ہے۔ یہی مسلمان کی مثال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر سر تسلیم خم کرتا ہے' اسے مسلمان اور مومن کہا گیا ہے۔

معنی یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے آپ کو کسی ایسے نظام کے تابع کر دیا ہے' جس کی باگ اور مہار اس کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اس نظام کے بھیجنے والے رب العالمین کے ہاتھ میں ہے یا اس نظام کے لانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک مومن اور ایک مسلمان وہاں بیٹھتا ہے' جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اسے بیٹھنے کا حکم دیں اور اسی جگہ سے رکتا ہے' جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اسے رکنے کا حکم دیں۔ اس جگہ نہیں ٹھہرتا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اسے نہیں ٹھہرانا چاہتے۔ یہ ایک مسلمان اور مومن کی سادہ تعریف ہے اور اس طرح کے انسان کو جس نے اپنی خواہشات کو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے تابع کر دیا ہو' ''مسلم'' کہا جاتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ﴾

''لوگو! کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنی خواہشات کو میرے حکم کے تابع نہیں بنا لیتا۔''

اس لیے مسلمان وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے تابع ہو کر اپنی خواہشات کے تابع نہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم﴾

کوئی مومن مرد اور عورت اس وقت تک ایماندار کہلانے کا حق نہیں رکھتے جب تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنے سارے اختیارات کو ختم نہیں کر دیتے۔

لوگو! یاد رکھو اسلام ایسا دین ہے' جس سے مومن اپنی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔ لیکن اگر دل مردہ ہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کا نافرمان ہے تو اس کو رمضان کے روزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

باقی صفحہ 20 پر